Part-II

(Question: 2)

یوم جزا کے اسلامی تصور اور اسکے انسانی زندگی پر اثرات:

تعارف:

ہر مذہب میں یوم جزا کا تصور پایا جاتا ہے یوم جزا اصل میں آخرت کا تصور ہے اسلام میں بھی اسکا وجود موجود ہے درحقیقت اسلام کا تصور یوم جزا (آخرت) دوسرے مذاہب سے الگ ہے اس میں نمایاں فرق موجود ہے چونکہ اللہ تعالیٰ نے انسانی فطرت میں نیکی اور بدی کا جذبہ رکھا ہے اسی لیے سزا اور جزا کا ہونا بھی نہایت ضروری ہے اس حوالے سے قرآن کریم میں بھی واضح احکامات ہے ایک جگہ اللہ تعالیٰ آخرت کا ذکر کچھ یوں فرماتے ہیں:

"بس زمین اور آسمان کے رب کی قسم! قیامت واقع ہو کر رہے گی بالکل ایسے ہی جیسے تم بول رہے ہو"

(الذاریات: 23)

مزید یہ کہ اگر انسان یومِ آخرت کے تصور کو سمجھ جائے جو کہ دینِ اسلام بیان کرتا ہے تو اسکی انفرادی اور اجتماعی زندگی بہتر ہو سکتی ہے آج ضرورت اس امر کی ہے کہ دینِ اسلام کے درست تصور کو لوگوں تک پہنچایا جائے تاکہ دنیا حقیقی امن کو تلاش کر سکے۔

اسلام کے یومِ جزا کا تصور:-

اسلام میں بہت سے بنیادی عقائد موجود ہیں جن میں سے ایک عقیدہ آخرت ہے جس کو یومِ جزا بھی کہتے ہیں۔ قرآن پاک میں عقیدہ آخرت پر زور دیا گیا ہے۔ اسلام ہمیں بتاتا ہے کہ موت زندگی کا خاتمہ نہیں ہے بلکہ یہ دوسری دنیا کے لیے دروازہ کھولتی ہے۔

عقیدہ آخرت کا معنی اور مفہوم:-

عقیدہ آخرت سے مراد انسان کو موت پر یقین ہونا چاہیے کہ موت برحق ہے۔ ایک ایسی سچائی ہے جس کا سامنا ہر جاندار کو کرنا ہے انسان اس دنیا میں جو کچھ بھی کرتا ہے اسکا حساب ہوتا ہے اور اسے سزا یا جزا ملتی ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتے ہیں:

"ہر نفس نے موت کا مزہ چکھنا ہے"

(القرآن)

عقیدہ آخرت پر قرآن مجید کے دلائل:-

قرآن کریم مرنے کے بعد کی زندگی کو کئی مقامات پر بیان کیا گیا ہے اس پر عقلی اور نقلی دلائل بھی فراہم کیے گئے ہیں درج ذیل میں چند اہم دلائل کا ذکر کیا جاتا ہے:

(۱) مردہ زمین کو زندہ کرنے کے حوالے سے دلیل:-

سورۃ النحل میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

"اور اللہ نے آسمان سے زمین پر پانی اتارا بعد اس کے کہ وہ زمین مردہ ہو چکی تھی"

اس آیت کریمہ میں انسان کے عام مشاہدہ کو بیان کیا گیا ہے کہ تم دیکھتے ہو کس طرح مردہ زمین پانی کے ذریعے سے زندہ ہوتی ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ بھی شخص مارنے کے بعد زندہ کرے گا

(۲) نیند سے بیداری پر دلیل:-

سورۃ الزمر میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"(اللہ تعالیٰ اُن روحوں کو نیند کی حالت میں) اپنے قبضے میں لے لیتا ہے جن پر موت کا فیصلہ ہو جاتا ہے اور دوسری روحوں کو ایک مقررہ وقت کے لیے چھوڑ دیتا ہے"

(الزمر)

حالتِ نیند میں انسان کی روح اللہ تعالیٰ کے قبضے میں ہوتی ہے اگر وہ چاہے تو اس روح کو ہمیشہ کے لیے اپنے پاس رکھے اور چاہے تو دنیا میں واپس بھیج دے۔

(iii) مردہ کو زندہ کرنے سے متعلق کفار کا اعتراض اور اس پر قرآن میں اللہ کا جواب:۔

اللہ تعالیٰ نے چونکہ قرآن کریم میں عقیدہ آخرت کا بیان کیا ہے کہ انسان اس دنیا میں ایک خاص وقت تک موجود ہیں اس کے بعد انہیں مرنا ہے اور جب یوم جزا کو اللہ تعالیٰ انہیں دوبارہ زندہ کریں گے تو اس پر کفار نے اعتراض کرتے ہوئے کہا کہ جس کو قرآن کریم نے بیان کیا!

"کون کرے گا ہڈیوں کو زندہ جب کہ وہ بوسیدہ ہو گئیں ہوں"

(یٰس)

تو اس پر خالقِ حقیقی نے جواب دیا:

"وہی کرے گا زندہ جس نے بنایا تھا پہلی بار"

(یٰس)

انسان کی انفرادی و اجتماعی زندگی پر یوم آخرت کے اثرات

اگر انسان کے اندر مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے اور اپنے اعمال کی جوابدہی کا احساس ہو تو وہ گناہوں سے بچتا ہے ناحق مال لوٹنے سے گریز کرتا ہے اور معاشرے کا بہترین فرد ثابت ہوتا ہے انسان کے اندر عقیدہ آخرت مضبوط اور مستحکم طریقے سے موجود ہو تو درج ذیل خصوصیات پیدا ہوتی ہیں جو خوبصورت معاشرے کی تشکیل میں سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہیں:

(۱) دنیوی زندگی کی حقیقت کا فہم:-

عقیدہ آخرت کو حقیقی معنوں میں تسلیم کر لینے والے کا دنیوی زندگی کے بارے میں نقطۂ نظر انتہائی واضح، جامع اور حقیقت پسندانہ ہو جاتا ہے وہ دنیا کو بے دین لوگوں کی طرح کھیل کود کا میدان سمجھتے ہوئے زندگی کا مقصد یہ نہیں ٹھہراتا کہ "کھاؤ پیو اور خوش رہو" اور نہ ہی یہ کہتا ہے کہ "دنیا دکھوں کا گھر ہے" بلکہ وہ اپنا نصب العین ارشادِ الٰہی کے مطابق ٹھہراتا ہے کہ

"اور میں نے جن و انس کو اپنی عبادت کے لیے ہی پیدا کیا ہے"

(القرآن)

(ii) موت کے خوف کا خاتمہ:-

عقیدہ آخرت پر یقین رکھنے سے انسان بے دین لوگوں کی طرح موت سے خوفزدہ نہیں رہتا کیونکہ اُسے معلوم ہوتا ہے کہ

"عمر دراز مانگ کر لائے تھے چار دن
دو آرزو میں کٹ گئے دو انتظار میں"

(iii) ذمہ داری کا احساس:-

عقیدہ آخرت کا منکر غیر ذمہ دار ہو جاتا ہے کیونکہ اسے جواب دہی کا احساس نہیں رہتا عقیدہ آخرت کو تسلیم کر لینے سے انسان میں احساس ذمہ داری کو فروغ پاتا ہے کیونکہ اسے اپنے اچھے برے اعمال کا بدلہ ملنے کا پختہ یقین ہوتا ہے اور وہ جان لیتا ہے کہ:

"دنیا آخرت کی کھیتی ہے"

(القرآن)

(17) شجاعت کا فروغ:

عقیدہ آخرت انسان کے دل سے "غیر اللہ" کا خوف نکال دیتا ہے جسکے نتیجے میں انسان اللہ کے سوا باقی تمام اشیا کے خوف سے آزاد ہو جاتا ہے۔ اس طرح انسان میں جذبہ شجاعت فروغ پاتا ہے کیونکہ اسکے دل میں جب خوف خدا بیدار ہو جاتا ہے تو تمام دنیاوی خداؤں کے خوف دل سے رفع ہو جاتے ہیں۔

یہ ایک سجدہ جسے تو گراں سمجھتا ہے
ہزار سجدوں سے دیتا ہے آدمی کو نجات

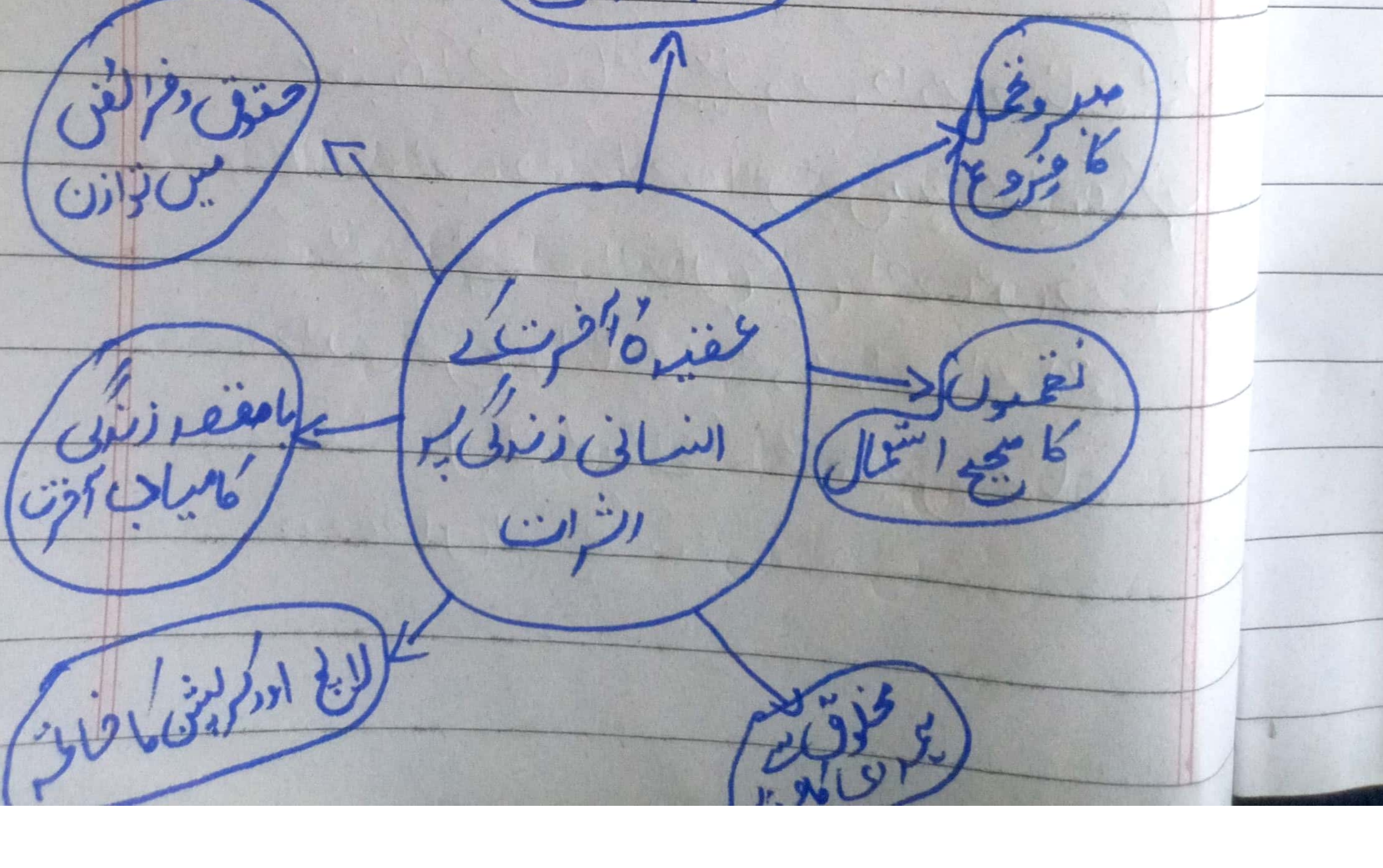

خلاصہ بحث:

اللہ تعالیٰ تمام انسانوں پر رحمان و رحیم ہے دنیا میں لیکن جہاں وہ رحمان ہے وہاں پر وہ با اختیار منصف بھی ہے دنیا میں بھی اسکا انصاف ظاہر ہوتا رہتا ہے لیکن آخرت میں اسکے انصاف کا کامل ظہور ہوگا۔ آخرت میں کسی کے پاس سوائے حکم الہی ماننے کے اور چارہ کار نہیں ہوگا یہ دنیا عمل کی جگہ ہے اور آخرت جزا اور بدلے کی جگہ۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ انسان کا مرنے کے بعد کی زندگی پر نہ صرف اعتقادی یقین ہو بلکہ یہ یقین اس کے عمل میں بھی ظاہر ہو یقیناً اس سے اللہ کی زمین پر اچھے اعمال کو فروغ ملے گا اور برے اعمال کا خاتمہ ہو جائے گا۔ زمین کا انصاف سے بھر جانا آخرت میں جہنم سے آزادی کا پروانہ ہوگا۔

(Question : 3)

اسلامی تعلیمات کی روشنی میں زکوٰۃ اور صدقات کا نظام بیان کریں انسان کی سماجی، اخلاقی اور روحانی زندگی پر اسکے اثرات:

Date:

تعارف:-

نماز کے بعد دوسری اہم ترین عبادت زکوٰۃ ہے قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ نماز کی طرح زکوٰۃ کا حکم بھی پہلے انبیاء کی شریعت میں موجود رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جب مسلمانوں کو زکوٰۃ کی ادائیگی کا حکم دیا تو اس حکم کو پورا کرنے کے حوالے سے انہیں کسی اجنبیت کا احساس نہیں ہوا۔ قرآن کریم سیدنا اسماعیل علیہ السلام کی اس بات کو نقل کرتا ہے کہ وہ نماز کی طرح گھر والوں کو زکوٰۃ کی بھی تلقین کرتے تھے جس طرح کہ سورۃ مریم میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"وہ اپنے لوگوں کو نماز اور زکوٰۃ کی تلقین کرتا تھا اور اپنے پروردگار کے نزدیک وہ ایک پسندیدہ انسان تھا"

(مریم: 55)

اسلام میں زکوٰۃ کے ساتھ ساتھ صدقات کا نظام بھی نہایت خوبصورت ہے جیسا کہ حدیث کا مفہوم ہے کہ "صدقہ بلاؤں کو ٹال دیتا ہے"۔ مسلمانوں اور اہل علم کو چاہیے کہ اسلام کے ان خوبصورت نظاموں کو مطالعہ کر کے دوسری دنیا تک من و عن پہنچائیں۔

زکوٰۃ کے معنی و مفہوم:

زکوٰۃ عربی زبان کا لفظ ہے اس کا معنی ہے پاک کرنا صاف کرنا اور اُردو میں اس کا معنی ہے تزکیہ کرنا۔

زکوٰۃ کا اصطلاحی معنی:

زکوٰۃ مال و دولت کی پاکیزگی کا ذریعہ ہے، ایک فرض عبادت ہے اور یہ 2 ہجری کو فرض قرار دی گئی حضرت ابوبکر صدیق (رض) نے اُن لوگوں کے خلاف جہاد کیا جنہوں نے زکوٰۃ ادا کرنے سے انکار کیا۔

زکوٰۃ کی اہمیت:

جب بھی اسلامی ریاست بنے گی وہ فلاحی ریاست ہوگی یہ اسلامی ریاست کا اہم رکن ہے کہ وہ فلاح کے کاموں میں حصّہ لیتی ہے فلاحی ریاست کا کام ہوتا ہے روٹی، کپڑا اور مکان دے اس سے مراد یہ ہے کہ فلاحی ریاست اپنے لوگوں کو بنیادی حقوق فراہم کرے تاکہ کوئی بھی وہاں غریب نہ ہو کیونکہ غربت جس معاشرے میں ہو وہاں بہت سے جرائم بھی جنم لیتے ہیں اور کچھ لوگ غربت کی وجہ سے اپنے آپ کو مار لیتے ہیں۔ لیکن اسلام اس عمل کو ناپسند کرتا ہے اور قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ:

"اپنی اولاد کو بھی مفلسی کے ڈر سے قتل نہ کرو ہم انہیں بھی رزق دیں گے جیسے تمہیں دیتے ہیں"
(بنی اسرائیل)

اور حکمران بھی عوام کی مدد زکوٰۃ کے ذریعے کر سکتا ہے جیسے
کہ انہیں زکوٰۃ کے ذریعے غربت سے نجات دلا سکتا ہے۔

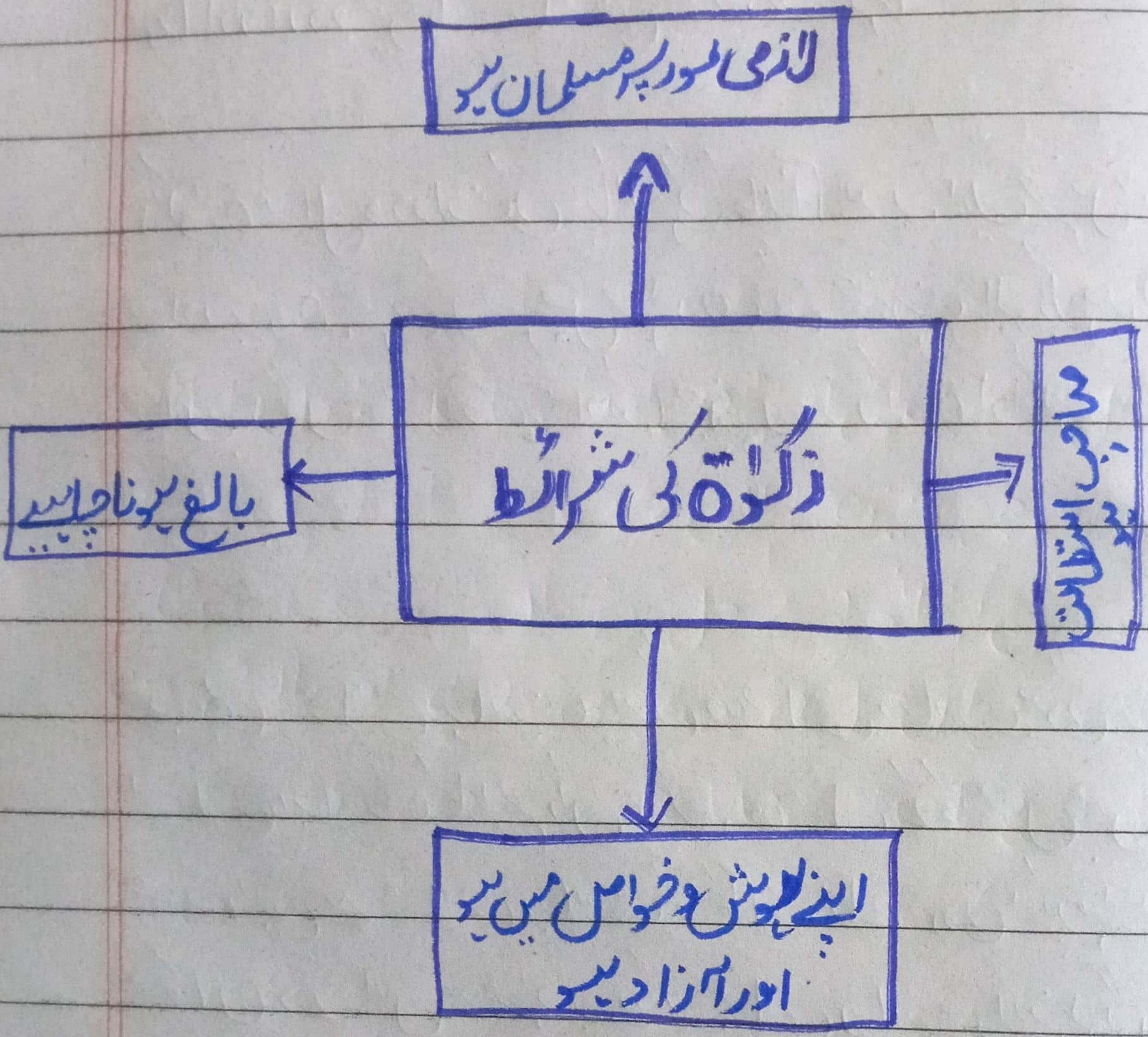

زکوٰۃ کی رقم:-

زکوٰۃ دولت پر بھی فرض ہے 2.5٪ کے حساب سے یہ
اللہ تعالیٰ نے سال میں ایک دفعہ فرض کی ہے۔ اسکے
علاوہ یہ انسان کی قیمتی اشیا جیسے کہ قیمتی پتھروں
پر بھی فرض ہے۔ زکوٰۃ ساڑھے سات تولے سونا اور

ساڑھے باون تولے چاندی پر سال میں ایک دفعہ فرض کی گئی ہے۔

عشر:-

عشر بھی فرض ہے عشر جہاں بارش ہوتی ہے وہاں 10% اور دوسرے علاقوں میں کینال سسٹم کے ذریعے آبپاشی کے علاقوں میں 5% تک فرض کی گئی ہے۔

اشیاءِ تجارت پر زکوٰۃ:-

اشیاء تجارت پر زکوٰۃ فرض ہے 2.5% سال میں ایک دفعہ۔ مال مویشی کا کام کرنے والوں پر اگر ۵ اونٹ ہیں تو ان پر 1 بکری اور اگر 30 گائے ہیں تو ان پر ایک بکری اور اگر 40 بکریاں ہیں تو ان پر بھی ایک بکری سال میں فرض ہے۔

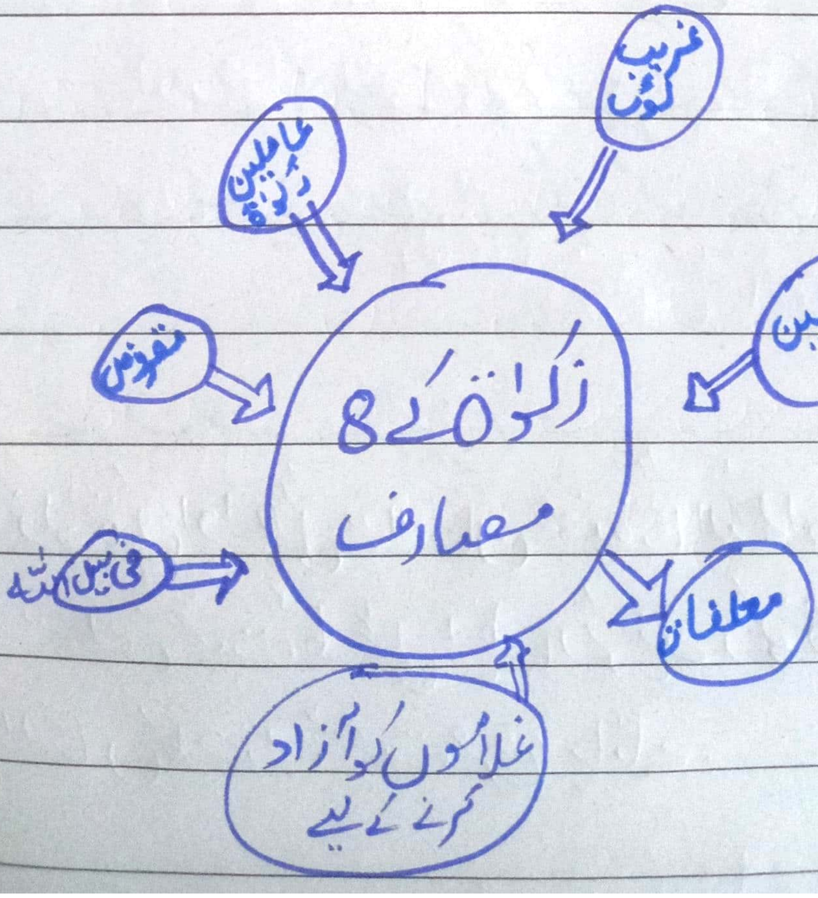

Mon Tue Wed Thu Fri Sat

Date:

زکوٰۃ کے انسان کی روحانی زندگی پر اثرات

مال کی محبت کا خاتمہ:

مال سے محبت کئی انفرادی اور اجتماعی خرابیوں کا باعث بنتی ہے جب بندہ حکم الٰہی کے تحت اپنے اموال میں سے راہِ خدا میں خرچ کرتا ہے تو اسکے دل میں جہاں اللہ کی محبت فروغ پاتی ہے وہاں مال کی محبت کم ہوتی جاتی ہے اور یا آخر دولت کی لالچ کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔

"مال و دولت کی ہوس انسان کو اندھا کر دیتی ہے یہاں تک کہ وہ قبر تک جا پہنچتا ہے"
(التکاثر)

جذبہ محبت کا فروغ:

زکوٰۃ کی ادائیگی سے انسان حقیقتاً اللہ اور انسان دونوں سے اپنی محبت کا عملی اظہار کر لیتے زکوٰۃ کی ادائیگی سے انسان کا جذبۂ محبت فروغ پاتا ہے۔

اطمینانِ قلب کا حصول:-

مادہ پرستی قلبی سکون کی بربادی کا سبب بنتی ہے زکوٰۃ کی ادائیگی سے جہاں مادہ پرستی کا خاتمہ ہوتا ہے وہاں فریضہ کی ادائیگی بھی ہو جاتی ہے۔ اور یوں انسان دلی سکون پا لیتا ہے۔

زکوٰۃ کے انسانی زندگی پر اخلاقی اثرات

انسانی جذبے کا فروغ:-

زکوٰۃ انسان کو انسانیت کا جذبہ دیتی ہے کیونکہ زکوٰۃ کے ذریعے سے انسان دوسرے مستحق لوگوں کی مدد کرتا ہے تو یوں وہ انسانیت کا جذبہ اور اس دنیا میں آنے کا مقصد پا لیتا ہے۔

عاجزی و انکساری:-

زکوٰۃ کی بدولت انسان میں عاجزی و انکساری پیدا ہوتی ہے کیونکہ وہ اپنے رب کے حکم کو مانتا ہے اور اس حکم کی وجہ سے دوسرے لوگوں کی مدد کرتا ہے تو یہ جذبہ اُسے عاجز بنا دیتا ہے۔

زکوٰۃ کے سماجی اثرات:

سماجی جرائم کا خاتمہ:

زکوٰۃ کی وجہ کیونکہ غربت کا خاتمہ ہوتا ہے تو نیت سے سماجی جرائم کا خاتمہ ہو جاتا ہے کیونکہ انسان غربت کی وجہ سے زیادہ تر جرائم کرتا ہے لیکن جب غربت کا خاتمہ ہوتا ہے تو ساتھ ہی سماجی جرائم میں بھی کمی آجاتی ہے

انفرادی اور اجتماعی ترقی کا حصول:

زکوٰۃ کی وجہ سے معاشرے میں انفرادی اور اجتماعی ترقی کا حصول ہوتا ہے کیونکہ فلاحی ریاست میں غربت اور جرائم نہیں ہوتے تو اس سے انفرادی اور اجتماعی ترقی ہوتی ہے۔

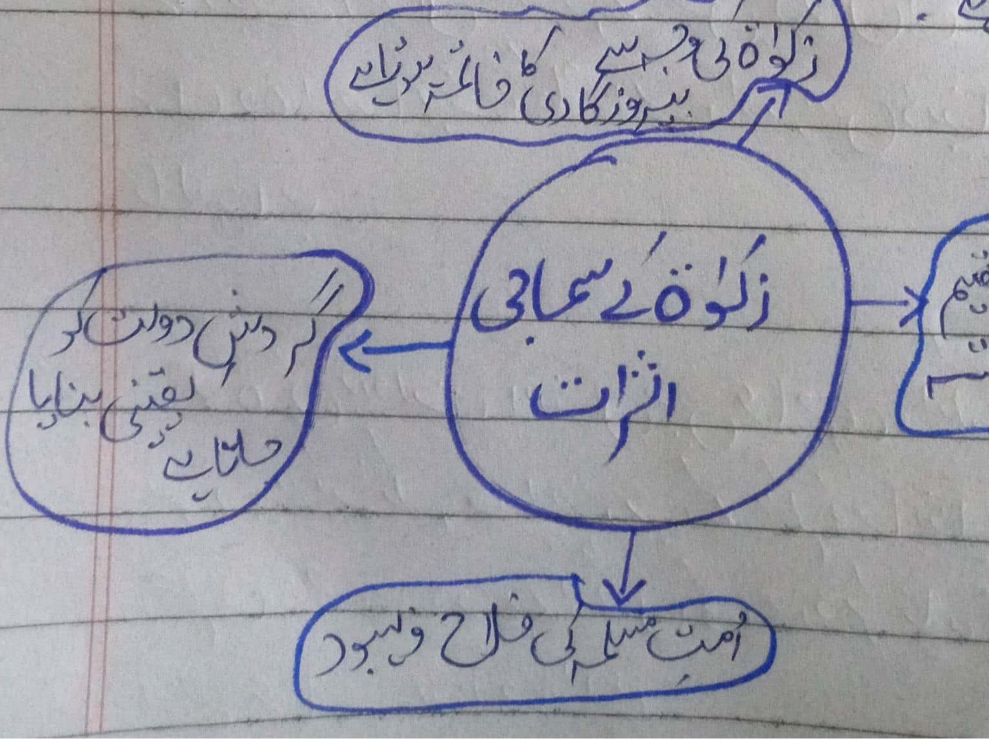

Date: ____________ Mon Tue Wed Thu Fri Sat

خلاصۂ بحث:

زکوٰۃ اسلامی نظام کا ایک خوبصورت پہلو ہے ضرورت
اس امر کی ہے کہ زکوٰۃ کو امیروں سے اکٹھا کیا جائے اور
غریبوں میں تقسیم کیا جائے آج دنیا جس معاشی ابتری کا
شکار ہے اسکی بڑی وجہ سودی معیشت ہے بیرونی قرضے
سرمایہ داری اور روپیہ پیسہ اکٹھے کرنے کی خواہش ہے
زکوٰۃ کے اجتماعی نظام سے جہاں ان تمام برائیوں
سے جان چھوٹ جائے گی وہاں پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے
رحمتوں کا نزول بھی ہو گا۔